Women's Islamic Initiative in Spirituality and Equality

گھریلو تشدد بل اور اس کا اطلاق

خواتین کا حقوق کی آگہی اور برابری کے لیے اسلامی اقدام

(Women Islamic Innitiative in Equality and Spirituality;WISE)

خواتین پر گھریلو تشدد سے متعلق نقطئہ نظر

WISE شوریٰ کونسل مسلمان علماء خواتین، سماجی کارکنوں اور ماہرین کی عالمی کونسل ہے جو سماجی مسائل، اقدار و روایات کی اسلامی تشریحات کا تنقیدی جائزہ لیتی ہے اور مذہبی بنیادوں پر ایسے ٹھوس دلائل کو پھیلا رہی ہے جو خواتین کو اپنی مذہبی روایات کے مطابق باوقار فیصلے کرنے کے قابل بناتے ہیں اور اس حوالے سے ٹھوس آراء کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ پاکستان میں حال ہی میں متعارف کردہ گھریلو تشدد بل نے خواتین کے خلاف ہونے والے تشدد کے مسئلے کی طرف قومی اور بین الاقوامی توجہ مبذول کرائی۔ گھریلو تشدد کا مسئلہ آج نہ صرف پاکستان میں موجود ہے، بلکہ دنیا کی مختلف تہذیبوں اور مذاہب میں اسکے شواہد موجود ہیں۔ یہ لاکھوں مسلمانوں کی زندگی کی ایک ایسی تلخ حقیقت ہے جو پورے معاشرے کی مذہبی، سیاسی، معاشی اور معاشرتی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔ گھریلو تشدد مسلمان عورتوں اور مردوں کی خاندان، کمیونٹی اور معاشرے میں فعال کردار ادا کرنے کی صلاحیت اور قابلیت کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ ایسے لوگوں کے ساتھ سراسر ناانصافی ہے جو اس شرمناک رویے اور اسلامی تعلیمات کے غلط استعمال سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اگرچہ قرآن کی تشریحات کو عورت کے خلاف تشدد کو جائز قرار دینے کے لیے غلط استعمال کیا گیا مگر قران اور سنت کا صحیح پیغام بالکل واضح کرتا ہے کہ تشدد کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہے۔ اور یہ کہ اسلام تمام افراد کے لیے امن اور برابری کا مذہب ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر WISE شوریٰ کونسل گھریلو تشدد کو مسترد کرتی ہے اور عورت کے خلاف تشدد کو ختم کرنے پر زور دیتی ہے۔

صرف معزز آدمی ہی عورت کے ساتھ عزت سے پیش آتا ھے۔اور صرف بے عزت آدمی عورت سے برا سلوک کرتا ھے' حضرت محمد ﷺ (سنن ترمذی)

تشدد کو ذاتی اور سماجی دائرے میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ گھریلو تشدد بظاہر ذاتی جرم نظر آتا ہے کیونکہ پہلے پہل یہ افراد اور خاندان کو متاثر کرتا ہے اور پھر اس کا زہر اگلی نسل تک پہنچتا ہے اور باقی معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ گھرانہ معاشرے کی ایک چھوٹی سی اکائی ہے۔ لہٰذا جب ہم خاندان کی حفاظت یقینی بناتے ہیں تو ہم ایک محفوظ معاشرے کی تشکیل یقینی بناتے ہیں۔ اس طرح جو خاندان عورتوں کی عزت و وقار کی پاسداری نہیں کرتے وہاں مضبوط معاشرے کی تشکیل ممکن نہیں ہوتی۔

یہ عقیدہ کہ اسلام میں گھریلو تشدد جائز ہے غلط ہے۔ سورۃ ۴ کی آیت ۳۴ میں استعمال ہونے والے الفاظ ضرب اور نشوظ کا درست تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ ان الفاظ کی تشریح قران متن کے تجزیے، پیغمبر اسلام کی سنت اور قرآن کے عمومی پیغام کو سامنے رکھ کر کی جانی چاہیے۔ پیغمبر اسلام کی زندگی جو کہ وقار، انصاف اور اچھائی کا نمونہ ہے میں عورتوں یا گھر کے دیگر افراد کے ساتھ تشدد بھرا رویہ رکھنے کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ بلکہ آپ ہمیشہ عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہمدردی اور احترام سے پیش آئے۔ ہم نے ان کی ازواج مطہرات سے مار پیٹ کی شکایت نہیں سنی۔ اس کے برعکس حضرت انس ابن ملک، جو حضورؐ کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے، روایت ہے: ''میں نے حضورؐ سے زیادہ کسی اور کو اپنے خاندان کے ساتھ اتنا مہربان نہیں دیکھا''۔ (صحیح مسلم)

تاہم کچھ مسلمان گھریلو تشدد کو قران کی سورۃ نمبر ۴ کی آیت ۳۴ کے حوالے سے جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ آیت شوہروں کو اپنی بیویوں کو مارنے کا حق دیتی ہے۔ زیادہ تر تراجم میں اس آیت کے دوسرے حصے کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے، 'اور جن عورتوں کی طرف سے تمہیں بے وفائی کا ڈر ہو تو پہلے ان کو نرمی سے سمجھاؤ، پھر ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو، پھر انہیں ہلکا سا مارو (اضربنا)''۔ عربی روایت میں لفظ ضرب کے ۲۵ مختلف معانی ہیں۔ 'مارنا' اور 'شدید تنقید کرنا' ان میں سے صرف دو ہیں، اسی لفظ کا ایک مطلب 'ان سے دور چلے جانا' بھی ہے۔ اس لیے اس آیت کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے' وہ خواتین جن کی طرف سے آپ کو بے وفائی کا خوف ہو پہلے انہیں نرمی سے سمجھاؤ، پھر ان کے ساتھ سونا چھوڑ دو، پھر ان سے دور چلے جاؤ''۔

قران کی کوئی دیگر آیت بھی ضـــــرب کی تشریح 'مارنا' کے طور پر نہیں کرتی تاہم ایسی آیات ہیں جو 'ان سے دور چلے جاؤ' والے معنی کے مطابق ہیں۔ درحقیقت قرآن ازدواجی زندگی میں کسی طرح کی بھی زور زبردستی کا اشارہ نہیں دیتا یہاں تک کہ اگر اس ازدواجی تعلق کا خاتمہ کرنا ہو تو اس میں بھی زبردستی کرنے اور مار پیٹ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ نمبر ۲ کی آیت ۲۳۱ میں ہے، 'جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینے لگو، اور ان کے معاھدے کا وقت قریب ہو، تو ان کو پوری ایمانداری کے ساتھ واپس بلالو یا ان کو پوری ایمانداری کے ساتھ آزاد کر لو، لیکن ان کو صرف اس لیے واپس نہ بلاتو کہ ان کو زخمی کر کے تمہارا غصہ دور ہو سکے'۔ دوسرے لفظوں میں شوہروں کو ترغیب دی ہے کہ اگر بیویاں چاہیں تو

ان کو طلاق دے دیں لیکن طلاق دینے کے عمل میں ان کو زخمی نہ کریں۔ اب اگر یہ بات درست مان لی جائے کہ قرآن شوہروں کو اپنی بیویوں کو مارنے کی کو کہتا ہے تو اس طرح تو عورتوں کو طلاق لینے کی ترغیب ملتی ہے جو قرآن کی طلاق پر شادی کو ترجیح دینے کی بنیادی تعلیم کے خلاف جاتی ہے۔ لیکن اگر ہم سورۃ ۴ کی آیت ۳۴ کا ترجمہ 'ان سے دور چلے جاؤ' کریں تو پھر یہ تضاد سامنے نہیں آتا۔

لفظ 'ضرب' کی جو بھی تشریح کی جائے، قرآن میں واضح طور پر اس کی اجازت 'نشوز' کی بنیاد پر دیتا ہے۔ 'نشوز' کے بغیر اس آیت میں بتائے گئے اقدامات نہیں کئے جا سکتے۔ 'نشوز' کے کا ترجمہ مختلف علماء نے 'نافرمانی'، 'نااتفاقی' حتیٰ کہ 'بے وفائی' بھی کیا ہے۔ لغوی طور پر 'نشوز' کے معنی ہیں 'کھڑے ہو جانا' یعنی بیٹھنے یا لیٹنے کی حالت سے اس مقام کو چھوڑ دینے کے ارادے سے کھڑے ہو جانا۔ قرآن کی دیگر آیات میں یہ لفظ انہی معانی میں استعمال ہوا ہے (مثال کے طور پر سورۃ ۵۸، آیت ۱۱، سورۃ ۲، آیت ۲۵۹)۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو سورۃ ۴ کی آیت ۳۴ میں بھی 'نشوز' کے معنی شادی چھوڑ دینے کی نیت سے اٹھ کھڑے ہونا ہی بنتے ہیں۔

بیوی کو مارنے کی اجازت دینا قرآن کے بنیادی پیغام یعنی شوہر اور بیوی کے درمیان محبت اور ہم آہنگی کے فروغ سے متصادم ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ ۳۰ کی آیت ۲۱ یوں ہے ''۔ 'اور اس کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تم میں سے ہی جوڑے بنا دئے ہیں۔ جن کے ساتھ تم سکون سے رہو۔ اور اس نے تمہارے دلوں میں محبت اور رحم ڈال دیا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔' چنانچہ سورۃ ۳۴ کی آیت ۴ میں 'ضرب' کے معنی 'مارنا' ہوں تو یہ بات گھر میں محبت، سکون اور رحم کے حکم کے بالکل منافی ہوگی۔ اس امر پر پرانے اور جدید علماء کا مکمل اتفاق ہے کہ قرآن کو قرآن کے ہی مختلف حوالوں سے سمجھا جائے۔ (تفسیر القرآن بالقرآن)۔ چنانچہ یہ آیات سورۃ ۴ کی آیت ۳۴ کو سمجھنے کے لیے بہت اہم ہیں۔

قرآن میں سورۃ ۴۸ آیت ۱۵ میں، سورۃ ۳۸ آیت ۴۱ اور سورۃ ۵۱ آیت میں 'ضرب' کے علاوہ تین ایسے لفظ استعمال کئے گئے ہیں جن کے معنی 'مارنا' کے ہیں۔ مزید یہ کہ قرآن میں 'ضرب' مصدر سے نکلنے والے الفاظ کے ۱۷ مفہوم ہیں جن میں 'مثال قائم کرو' (سورۃ ۴۳، آیت ۵۷)، ''میں سے گزرو'' (سورۃ ۴، آیت ۱۰۱) اور ''پردہ ڈالو'' (سورۃ ۳، آیت ۱۱۲) شامل ہیں۔ اکثر و بیشتر اس مصدر سے نکلنے والے الفاظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوئے ہیں مثلاً دور جانا، علیحدہ ہونا، فاصلہ رکھنا، یا رکاوٹ کھڑی کرنا (گھر میں)۔ ازدواجی جھگڑے کے تناظر میں اس لفظ کے انہی معنوں میں استعمال ہونے کا امکان غالب ہے کیونکہ ایک شوہر ازدواجی رشتہ ختم کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے الگ ہو جاتا ہے۔ یہی معنی حضرت محمد ﷺ کے اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ رویے سے بھی مطابقت رکھتے ہیں۔

حضور کی اپنی زندگی سے سبق سیکھتے ہوئے ہم یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ آپؐ نے ضرب کے معنی چھوڑ کر چلے جانا لئے نہ کہ مارنا۔ آپ کی ازواج سے اختلاف کی صورت میں آپ ان کو چند دنوں کے لئے چھوڑ کر چلے جاتے۔ اگر ان کی نظر میں ضرب کے معنی مارنے کے ہوتے تو آپؐ ان کو مارتے۔ اس کی مزید وضاحت آپؐ کے اس حکم سے ہوتی ہے کہ اللہ کے بندوں کو مت مارو، (سنن ابو داؤد) اور اس سے بھی کہ آپؐ نے ان کی تعریف کی جو اپنی بیویوں سے اچھا سلوک کرتے تھے:

'ایمان والوں میں سے بہترین وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں ۔ اور تم میں سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں'

(سنن ترمذی)

گو کہ یہ ایک غیر اسلامی تصور ہے تاہم عورتوں کے خلاف تشدد کو جائز سمجھنے کا تصور کئی نسلوں سے مختلف معاشروں (مسلمان بھی اور غیر مسلم بھی) میں سرایت کر گیا ہے۔ اب وقت ہے کہ اس تاثر میں تبدیلی لائی جائے۔ قرآن میں ارشاد ہے کہ تبدیلی لانے کے لئے سب سے پہلے اپنے رویوں، سوچوں اور اپنے آپ کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ صرف تب ہی ہمارے ارد گرد معاشرے میں تبدیلی آئیگی۔ اپنے آپ کو تبدیل کریں تب ہی دوسرے بدلیں گے۔ 'پس اسکے لیے آگے اور پیچھے فرشتے لگا دئیے گئے ہیں جو اسکی اللہ کے حکم کے مطابق نگرانی کرتے ہیں۔ یقینا اللہ کسی کی مدد نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی مدد نہ کریں۔ اور جب اللہ کسی کا برا چاہتا ہے تو اسکا کچھ بچاؤ نہیں ہے۔ اور اللہ کے علاوہ ان کا کوئی محافظ نہیں۔'

یہ بیان WISE کی شوریٰ کونسل کے 'تشدد کے خلاف جہاد ڈائجسٹ' میں سے لیا گیا ہے۔ شوریٰ کونسل اور تشدد کے خلاف جہاد کی تحریک پر مزید تفصیلات کے لئے ویب سائٹ دیکھیں۔

http://www.wisemuslimwomen.org/about/shuracouncil/

گھریلو تشدد اور اس کے اثرات

خانگی یا گھریلو تشدد ہمارے ہاں عام ہے ہمارے لوگ اس مسئلے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں ہمارے معاشرے میں گھر کی چار دیواری میں کمروں کے اندر بھیانک جرم کا ارتکاب ہوتا ہے عورتوں کو ان کے شوہر یا خاندان کے دوسرے افراد مارتے ہیں گالیاں دیتے ہیں، ڈراتے ہیں یہ تشدد کی مختلف شکلیں ہیں بعض صورتوں میں جسمانی تشدد ہوتا ہے جس سے جسم گھائل ہو جاتا ہے بعض صورتوں میں ذہنی تشدد ہوتا ہے جس سے روح گھائل ہو جاتی ہے۔ تعلیم یا دولت کی ریل پیل اس بات کی ضمانت نہیں ایسے گھروں میں عورتوں پر تشدد نہیں ہو سکتا۔ لوگ اس کو گھریلو یا ذاتی معاملہ سمجھ کر نظر انداز کر دیتے ہیں مگر خانگی تشدد ایک گھریلو رذاتی مسئلہ نہیں۔ یہ نہ صرف گھر کے افراد کو متاثر کرتا ہے بلکہ پورے معاشرے پر اس کے منفی اثرات ہوتے ہیں۔

گھریلو خواتین پر تشدد کے گہرے اثرات ہوتے ہیں وہ ہر وقت ذہنی دباؤ کا شکار رہتی ہیں جس سے گھر کا ماحول خوشگوار نہیں ہوتا مستقل ذہنی دباؤ بیماریوں کا باعث بن جاتا ہے ایسے عورتوں کے لئے گھر کا نظام چلانا مشکل ہو جاتا ہے اور گھر کے افراد بچے بری طرح نظر انداز ہوتے ہیں۔ جسمانی اذیت سے کہیں زیادہ گہری چوٹ روحانی اور نفسیاتی ہوتی ہے جو ان کی خودی انا اور عزت نفس کو پارہ پارہ کر دیتی ہے۔ انہیں اپنے شرم آنے لگتی ہے اور وہ خودکشی کی طرف مائل ہو جاتی ہیں۔ والدین کی ہر روز کی چپقلش مار پیٹ اور گالی گلوچ بچوں کی زندگیوں کو متاثر کرتی ہیں وہ اپنی ماں کو پٹتے ہوئے اس کی تذلیل ہوتے دیکھتے ہیں وہ خود کو قصوروار سمجھنے لگتے ہیں بچے نفسیاتی مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں لوگوں پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے وہ اپنی تعلیم پر توجہ نہیں دے سکتے بلکہ لڑا کا مزاج اور بدلحاظ ہو جاتے ہیں۔ تشدد کرنے والے مرد اپنے اس ظالمانہ طرز عمل سے خود بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے ہی گھر میں ذہنی سکون نہیں ملتا۔ گھریلو زندگی خود ان کے لیے بھی اذیت اور بے چینی کا باعث بن جاتی ہے۔ شدید تشدد کے نتیجے میں وہ قانون کی گرفت میں بھی آ سکتے ہیں۔

گھریلو تشدد سے عام طور پر خاندان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پورا سماجی ڈھانچہ متاثر ہوتا ہے۔ تشدد کے ماحول میں پلنے والے بچے بڑے ہو کر لڑائی جھگڑے کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور آخرکار مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ بھی معاشرے کو تباہی کی طرف ہی لے جاتا ہے۔

عورتوں پر تشدد کی روک تھام .... ہم سب کی ذمہ داری

ایسے کئی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کے کسی نہ کسی موڑ پر اپنے گھر، محلے یا گاؤں میں تشدد کا شکار کسی عورت کو دیکھا اور چاہا کہ اس کی کچھ مدد کی جائے۔ مگر کیا مدد کی جائے اور کیسے مدد کی جائے جیسے سوالوں کے جواب نہ بن پڑے اور کچھ دیر کڑھتے رہنے کے بعد اس بات کو بھول بھال گئے۔ بات یہ ہے کہ ہم اکیلے شاید کبھی کچھ نہ کر پائیں۔ لیکن اگر ہم لوگ مل جل کر اجتماعی کوشش کریں تو اس صورتحال کو ضرور بدل سکتے ہیں۔

عورتوں پر ہونے والے تشدد کو چونکہ جرم نہیں سمجھا جاتا اس لیے ہم اس پر کوئی بات نہیں کرتے۔ اگر ہمیں معلوم بھی ہو کہ ہماری گلی کے ایک گھر میں ایک عورت پر تشدد ہو رہا ہے تو بھی ہم نہ تو پولیس کو اس کی اطلاع دیں گے، نہ خود کبھی اس شخص سے اس بارے میں بات کریں گے۔ اس مسئلے کو ان کا گھریلو مسئلہ قرار دیکر

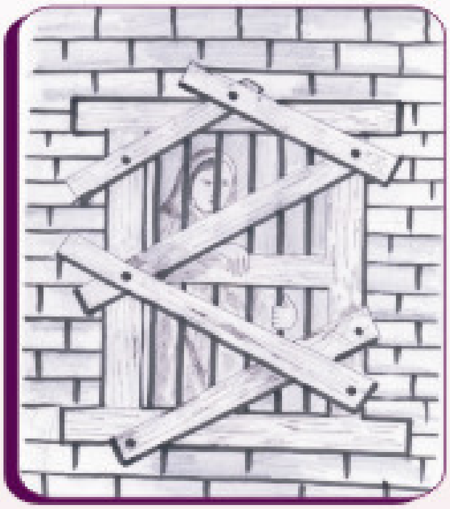

خاموش ہو جائیں گے۔ اسی رویے کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ خاموش رہنا چھوڑ کر اس پر بات چیت کا سلسلہ شروع کرنا ہوگا۔

تشدد کی اس ساری صورتحال کو دیکھتے ہوئے بیداری نے یہ ضرورت محسوس کی کہ ایسے لوگوں کو ایک دوسرے سے منسلک کر دیا جائے جو عورتوں پر تشدد کو غلط سمجھتے ہیں اور اس کی روک تھام کیلئے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ بیداری نے ضلع چکوال کی چاروں تحصیلوں میں ایسے رضا کاروں کے نیٹ ورک قائم کر دیے ہیں۔ اگر آپ بھی رضا کاروں کے اس نیٹ ورک کا حصہ بننا چاہتے ہیں تو اس کتابچے پر دیے گئے پتہ پر ہم سے رابطہ کیجئے اور ہمیں بتائیے کہ آپ تشدد کا شکار عورتوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

گھریلو تشدد کے خاتمے کا قانون

تعارف:

ہمارے معاشرے میں گھر کی چار دیواری کے تقدس کا غلط مطلب لیا گیا ہے اور اس کی آڑ میں عورتوں، بچوں اور ملازموں کے ساتھ ہونے والی ہر طرح کی زیادتی کو تحفظ ملنا شروع ہو گیا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں ہونے والے تشدد کو قانون کی پہنچ سے دور کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عورتوں، بچوں اور ملازموں کو گھر میں موجود طاقتور شخص کے ہاتھوں ہر طرح کا تشدد برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس کے لیے وہ کسی قانونی مدد سے بھی محروم رہتے ہیں۔ اس حوالے سے قانون میں ایک واضح خلا موجود تھا۔ مقامی تنظیموں اور کئی رضا کاروں کی انفرادی اور اجتماعی کوششوں کے نتیجے میں آخر کار گھریلو تشدد کو ذاتی معاملہ قرار دینے کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اور حکومت نے اسے عوامی مسئلہ تسلیم کر کے اس حوالے سے ایک قانون مرتب کر لیا ہے اور اس کا مسودہ قومی اسمبلی سے منظور بھی ہو گیا ہے۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ مسودہ ایوان بالا یعنی سینٹ سے ابھی منظور ہونا باقی ہے۔ سینٹ سے منظوری کے بعد یہ باقاعدہ قانون بن جائے گا اور پورے ملک میں نافذ ہو جائے گا۔

اس کتابچہ میں ہم نے اس قانون کا مسودہ انگریزی زبان میں بھی شائع کر دیا ہے اور اس کے اہم نکات کو آسان اردو میں بھی پیش کیا ہے تاکہ عام آدمی بھی اس قانون کو سمجھ سکے اور اس سے فائدہ اٹھا سکے۔

گھریلو تشدد کے خاتمے کے بل کے اہم نکات

گھریلو تشدد کی وضاحت:

گھریلو تشدد کے زمرے میں مندرجہ ذیل باتیں شامل ہیں:

1) جسمانی تشدد کرنا، جیسے مار پیٹ وغیرہ
2) جسمانی تشدد کی کوشش کرنا
3) دھمکیاں دینا، ڈرانا
4) کسی شخص کی مرضی کے خلاف اس کا پیچھا کرنا
5) کسی کی رہائش گاہ یا دفتر وغیرہ کے باہر بے مقصد کھڑے ہونا یا اس کے چکر لگانا۔
6) جنسی تشدد

7) زبانی کلامی کسی کی عزت نفس کو مجروح کرنا، توہین آمیز کلمات کہنا،
8) حبس بے جا میں رکھنا،
9) کسی کے گھر میں اس کی مرضی کے خلاف داخل ہونا (اگر درخواست گزار اور ملزم ایک ہی گھر میں نہیں رہتے تو)
10) معاشی وسائل کے حصول میں رکاوٹیں کھڑی کرنا جیسے:
I) نوکری کرنے سے روکنا یا نوکری رکاروبار کی جگہ تک جانے سے روکنا،
II) جائیداد سے محروم کرنا
III) ،گھر سے نکال دینا،
IV) ضروریات زندگی کے حصول میں روکا میں کھڑی کرنا وغیرہ شامل ہے۔

ایک وضاحت

بیداری نے اس قانون کے مسودے کو پڑھ کر بہت احتیاط اور ذمہ داری کے ساتھ اس کے اہم نکات کو عام فہم زبان میں پیش کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ اہم معلومات عام آدمی تک پہنچانا ہے۔ تاہم اس کتابچے میں اردو میں دیا گیا مواد آپ کی آسانی کے لیے ہے۔ اسے قانون کی مسودے کا ترجمہ نہ سمجھا جائے۔ بہتر ہوگا کہ پڑھنے والے محض اس کتابچے میں دی گئی معلومات پر انحصار نہ کریں بلکہ اپنے مسائل کے حوالے سے کسی ماہر قانون دان روکیل سے مشورہ کریں۔ ساتھ ساتھ یہ یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ ابھی یہ قانون سینٹ سے منظور نہیں ہوا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سینٹ سے منظوری کے وقت اس میں کچھ تبدیلیاں ہو جائیں۔ ادارہ ھذا اس کتاب کے متن کو حتمی نہیں سمجھتا اور اس حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری سے بری الذمہ ہے۔

عدالتی کاروائی:

مذکورہ بل کے مطابق متاثرہ شخص یا متاثرہ شخص کی اجازت سے کوئی بھی شخص ایک تحریری درخواست متعلقہ عدالت میں جمع کرا سکتا ہے۔ درخواست میں پوری صورتحال بہت وضاحت کے ساتھ درج ہونی چاہیے۔ عدالت اس قانون کے تحت وصول ہونے والی درخواست کی سماعت 3 دن کے اندر شروع کرنے کی پابند ہے۔ عدالت اس قانون کے تحت دائر ہونے والی درخواستوں کو 30 دن کے اندر نمٹانے کی پابند ہوگی۔ یہ جرم ناقابل ضمانت تصور کیا جائے گا۔

اگر ملزم پر جرم ثابت ہو جائے اور عدالت سے اسے سزا سنا دی جائے تو وہ 30 دن کے اندر سیشن کورٹ میں اپیل دائر کر سکتا ہے جس کا فیصلہ 60 دنوں کے اندر کر دیا جائے گا۔

درخواست گزار کی رہائش:

درخواست دائر کرنے والے مرد یا عورت کو اس کی جائے رہائش سے اس وقت تک نہیں نکالا جائے گا جب تک اس کی اپنی مرضی نہ ہو۔ تاہم اگر درخواست گزار اور ملزم کے درمیان تعلق مالک اور نوکر والا ہو تو پھر یہ شق موثر نہیں ہوگی۔

اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ گھریلو تشدد ہوا ہے تو وہ درج ذیل احکامات بھی جاری کر سکتی ہے:

1) ملزم کو یہ حکم جاری کر سکتی ہے کہ وہ درخواست گزار کو اس کے گھر سے نہ نکالے
2) ملزم اور اس کے ساتھیوں ررشتہ داروں کو درخواست گزار کے گھر میں داخل ہونے سے روک سکتی ہے۔
3) ملزم کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ درخواست گزار کے لیے متبادل رہائش کا انتظام کرے یا اس کی رہائش گاہ کا کرایہ ادا کرے۔

درخواست گزار کی حفاظت کے لیے احکامات:

اگر عدالت اس نتیجے پر پہنچے کہ درخواست گزار پر تشدد ہوا ہے تو وہ ملزم کو مزید تشدد نہ کرنے اور اپنے ساتھیوں، رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کو درخواست گزار کے خلاف تشدد پر اکسانے سے روک سکتی ہے۔ اسی طرح عدالت ملزم کو درخواست گزار کے دفتر یا روزگار سے متعلق اور اگر درخواست گزار بچہ ربچی ہے تو اس کے سکول رکالج جانے سے بھی منع کر سکتی ہے۔ اسی طرح عدالت ملزم کو درخواست گزار سے کسی قسم کا رابطہ رکھنے سے بھی منع کر سکتی ہے مثلاً بات چیت، خط و کتابت،

ٹیلی فون وغیرہ کے ذریعے رابطہ۔ عدالت ملزم کو یہ حکم دے سکتی ہے کہ وہ درخواست گزار کے دوستوں، بچوں، رشتہ داروں اور دیگر ایسے لوگوں کو نقصان نہ پہنچائے جو درخواست گزار کی مدد کر رہے ہیں۔ عدالت درخواست گزار کے تحفظ کے لیے اس کے علاوہ بھی کوئی حکم ضروری سمجھے تو جاری کر سکتی ہے۔ ایسے احکامات جاری کرتے ہوئے عدالت متعلقہ تھانے کے افسر کو یہ حکم بھی دے سکتی ہے کہ درخواست گزار کو تحفظ فراہم کرے۔ اس نوعیت کے احکامات اس وقت تک نافذ تصور کئے جائیں گے جب تک درخواست گزار ایسے احکامات کو ختم کرنے کے حوالے سے درخواست نہ پیش کرے۔

یاد رہے کہ اگر ملزم عدالت کی طرف سے اس نوعیت کے احکامات کی خلاف ورزی کرے تو اسے جرم تصور کیا جائے گا اور ملزم کو کم از کم 6 ماہ قید اور کم از کم ایک لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔ عدالت یہ حکم دے گی کہ جرمانے کی رقم درخواست گزار کو ادا کی جائے۔

اگر ملزم ان احکامات کی دوبارہ خلاف ورزی کرے تو کم از کم ایک سال اور زیادہ سے زیادہ دو سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا دے جائے گی۔ عدالت ملزم کو حکم دے گی کہ جرمانے کی رقم درخواست گزار کو ادا کرے۔

زر تلافی:

عدالت کیس کے دوران میں کسی بھی مرحلے پر درخواست گزار کی جانب سے درخواست پر ملزم کو حکم دے سکتی ہے کہ وہ درخواست گزار کے نقصانات کا ازالہ کرے۔

ازالے کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1) اگر تشدد کے باعث درخواست گزار کی آمدنی پر فرق پڑا ہے تو اس کا ازالہ

2) تشدد کی وجہ سے علاج معالجے پر اٹھنے والے اخراجات کی ادائیگی

3) درخواست گزار سے چھینی گئی جائیداد کی واپسی، یا اس کو پہنچائے گئے نقصان کا ازالہ

4) اگر درخواست گزار خاتون ہے تو اس کے اور اس کے بچوں کے اخراجات کی ادائیگی جو کہ عائلی قوانین کے مطابق نان نفقہ کی ادائیگی کی صورت میں ہوگا۔

5) عدالت ملزم کے آجر کو بھی حکم دے سکتی ہے کہ وہ ملزم کی تنخواہ کا کچھ حصہ براہ راست درخواست گزار کو ادا کرے۔

حوالگی کے احکامات:

عدالت مقدمے کے دوران میں کسی بھی مرحلے پر درخواست گزار کو کسی دارالامان یا کسی غیر سرکاری تنظیم کی حفاظت میں دے سکتی ہے یا اس کے بچوں کو کسی اور شخص یا ادارے کے حوالے بھی کر سکتی ہے۔ حوالگی کے لیے درخواست گزار کا متعلقہ فرد یا ادارے کے بارے میں مطمئن ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔

جھوٹا مقدمہ کرنے کی سزا:

اس قانون کے تحت اگر کوئی شخص جان بوجھ کر جھوٹا مقدمہ کرے گا تو اسے چھ ماہ تک قید یا 50,000 روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

بیداری

ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو 1991 سے خواتین کے حقوق کے سلسلے میں کام کار رہی ہے۔ بیداری عورتوں پر ہونے والے تشدد کو روکنے کے لیے عورتوں کی استعداد میں اضافے، تشدد کا شکار عورتوں کو قانونی اور نفسیاتی امداد فراہم کرنے اور اس حوالے سے موزوں قانون سازی کرنے کے لیے کوشش کر رہی ہے۔

اگر آپ عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمہ کیلئے کوئی کردار ادا کرنا چاہتے ہیں
یا بیداری کی خدمات سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں تو اس پتہ پر رابطہ فرمائیں

ذوالفقار ہاؤس، صدیق اکبر چوک، محلہ فیروز آباد، ڈھکو روڈ چکوال فون نمبر 0543-554418

بیداری

ہاؤس نمبر 657، سٹریٹ نمبر 75، سیکٹر I-8/3، اسلام آباد
فون و فیکس: +92-51-4862880